مشترک اسماء الحسنیٰ اور اسماء النبیﷺ کی معنویت و عملی مظاہر:
نبی کریمﷺ کی مکی زندگی کا اختصاصی مطالعہ

The common name of Allah Almighty and Prophet (ﷺ) Spiritual and Practical Manifestation: A specific study of Makki life of Holy Prophet (ﷺ)

ثمرینہ گلزار*   نصرت بانو   کوثر محمد دین*****

ISSN (P) 2664-0031 (E) 2664-0023

DOI: 10.37605/fahmiislam.v4i2.273

Received: August 2,2021
Accepted: Dec 29, 2021
Published: Dec 30,2021

Abstract

A person's personality, qualities, characteristics, and distinctiveness, among other things, is represented by name. The names are counted in the indications of Islam and in this regard Islamic law has given complete guidance and regulation. Knowledge of the names and attributes of God Almighty is the most noble of the Shariah sciences. Various names are associated to the most prominent personalities and holy figures. Allah's names are the most beautiful names signifying his greatness and infinity. Prophet (PBUH) is the paramount and most distinguished person in human history, and his blessed names reflect his qualities and character. Purpose of this study is to become further associated with Allah and his Prophet by learning their names and holy titles, as well as relating one's life with these names to get excellence in our endeavors. Moreover, research goal is to explore common names of Allah Almighty and his Prophet to know more about their titles as they reflect their boundless and countless tributes and traits. The study will analyze and discuss significance of common names of Allah and Prophet (PBUH) in the light of seerah, especially, the life of Prophet (PBUH) before Hijrah (Life in Makkah).

Keywords: The name of Allah Almighty, The name of Hazrat Muhammad(ﷺ), Common, Seerah,

علم الاسماء فطرتِ انسانی اور انسانی تاریخ کا بنیادی تقاضا ہے۔ تخلیقِ آدم سے لے کر دورِ حاضر تک علم الاسماء انسانی زندگی میں نہایت اہمیت کا حامل رہا ہے۔ اسماء مسمیٰ کی ذات و صفا ت کی عکاسی کرتے ہیں،لہٰذا اللہ تبارک و تعالیٰ کے ناموں کا تقاضا یہی ہے کہ وہ سب سے بہترین اور ہر قسم کے نقص و عیب سے پاک ہوں۔اللہ تبارک و تعالیٰ نے خود قرآن میں اپنے

* پی۔ایچ۔ڈی اسکالر،انسٹیٹیوٹ آف اسلامک ، شعبہ اسلامی فکر وتہذیب، یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹکنالوجی ،لاہور۔

** ایم۔فل اسکالر ،انسٹیٹیوٹ آف اسلامک ، شعبہ اسلامی فکر وتہذیب، یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹکنالوجی ،لاہور۔

*** ایم۔فل اسکالر ،انسٹیٹیوت آف اسلامک اسٹڈیز ،یونیورسٹی آف پنجاب،لاہور۔

اسماء کو "الاسماءالحسنیٰ" [1]کہا ہے۔سرور کائنات حضرت محمد رسول اللہﷺکی ذات گرامی انسانی تاریخ کی وہ منفرد اور ممتاز ترین شخصیت ہے جن کے اسمائے مبارکہ ان کی صفات و سیرت کے مظہر ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کے رسولﷺ کے کچھ اسماء مبارکہ مشترک ہیں جیسا کہ رحیم، کریم ،بشیر اور نذیر وغیرہ ،یہ وہ اسماء ہیں جو خالقِ کائنات اور اس کے رسولﷺ دونوں ہی کی صفات کا مظہر ہیں مگر یہ رب تعالیٰ کی ذاتی اور نبی کریمﷺ کی عطائی صفات ہیں۔جس طرح آپﷺ کی صفات بے شمار ہیں اسی طرح آپﷺ کے اسما کا حصر بھی ممکن نہیں۔حضرت محمدﷺ کے اسماء جو قرآن و حدیث سے ملتے ہیں ،ان کے علاوہ بے شمار صفاتی نام اہل علم نے بیان کیے ہیں۔ ان میں سے بعض معنی و مفہوم کے لحاظ سے مکرر ہیں نیز ایک ہی صفت اور خوبی پر دلالت کرنے والے کئی اسماء ہیں۔اسی طرح ان اسمائے گرامی میں بعض تو واضح طور پر اسم ہیں مگر اکثر وہ ہیں جو رسول اللہﷺ کے نام کے طور پر قرآن و حدیث میں مذکور نہیں ہوئے بلکہ قرآن و حدیث میں آپﷺ کی بیان کردہ صفت سے اہل علم نے اخذ کیے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے حبیب احمد مجتبیٰ محمد ﷺکو ان محامد و محاسن ، خصائص امتیازات اور کمالات و معجزات سے نوازا جو کائنات میں کسی دوسرے نبی یا رسول کو عطا نہیں کیے گئے۔ اللہ نے اپنے اسماءحسنیٰ اور صفاتِ عالیہ کے ساتھ آپﷺ کا نام رکھ کر آپ ﷺ کو اشرف و فضیلت مرحمت فرمائی۔ اسماء الحسنیٰ اور اسماء النبیﷺ پر سینکڑوں کتب لکھی جا چکی ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مشترک اسماء الحسنیٰ اور اسماء النبیﷺ پر تحقیق کی جائے کیونکہ اس موضوع سے رب کائنات کی شان و جلالت اور نبی رحمتﷺ کی انفرادیت مزید نکھر کرسامنے آتی ہے۔اس مضمون (آرٹیکل) میں مشترک اسماء الحسنیٰ اور اسماء النبی کی معنویت کو رسول اللہﷺ کی مکی زندگی کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ مشترک اسماء الحسنیٰ اور اسماء النبیﷺ اللہ اور اس کے رسولﷺ کی شانِ عظیمی پر دلالت کرتے ہیں۔

الرؤوف ،الرحیم

"الروؤف"ا ور "الرحیم " اللہ تباک و تعالیٰ کےاسماء میں سے ہے اور یہ حضورﷺ کے خاص اسماء بھی ہیں ۔اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذاتِ مبارکہ اپنی مخلوقات کے لیے رؤوف اور رحیم ہے جیسا کہ قرآن میں ارشاد ہے:اِنَّ اللہَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ[2]"بے شک اللہ پاک لوگوں پر شفقت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔"یہی مرکب صفات آپﷺ کی ذات کے لیے استعمال ہوئی ہیں:

لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَؤُفٌ رَّحِیْمٌ[3]"بے شک تمہارے پاس تم میں سے رسول (ﷺ) تشریف لائے۔ تمہارا تکلیف و مشقت میں پڑنا ان پر سخت گراں گزرتاہے۔ وہ

تمہارے لیے (بھلائی اور ہدایت کے) بڑے طالب و آرزومند رہتے ہیں۔ مومنوں کے لیے نہایت شفیق اور بے حد رحم فرمانے والے ہیں۔"

آپﷺ الرؤف الرحیم ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو لوگوں پر شفقت کرنے والا بنایا ہے۔قاضی محمد سلیمان سلمان منصورپوری رقم طراز ہیں کہ: نبی کے حق میں یہ امر نہایت شرف و عزت او ر غایت تکریم و حرمت کا موجب ہے کہ حضورﷺ کی صفت میں دو نام بہ حالتِ ترکیبی تجویز فرمائے گئے جو اسی ترکیب کے ساتھ خود ذاتِ پاک سبحانی کے لیے مستعمل ہوئے ہیں۔ ہاں الہٰ المحمود کی رأفت و رحمت کو عوام الناس پر عام فرمایا گیا ہے اور حضورﷺ کی رأفت و رحمت کو بالخصوص مومنین کے ساتھ خاص کیا گیا ہے، فہم و معانی میں اس عموم و خصوص کا امتیاز یاد رکھتے ہوئے مومنین کے لیے شکر و ابتہاج کا مقام ہے کہ ان کو المضاعف رحمت و عطوفت کا مورد و مصداق بنایا گیا ہے۔[4]

الرحیم کے مثل نبی کریمﷺ کے یہ اسماء بھی دیگر مصادر سے اخذ کیے گئے ہیں:نبی الرحمۃ ،رسول الرحمۃ،رسول المرحمۃ،رحمۃ الامۃ،الرحمۃ المھداۃ(یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ رحمت)،رحمۃ اللعالمین۔نبی کریمﷺ نے خود فرمایا کہ میں نبی الرحمۃ ہوں۔أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ، وَالْمُقَفِّي، وَالْحَاشِرُ، وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ، وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ[5]"میں محمد ہوں اور احمد اور مقفی(یعنی عاقب) اور حاشر اور نبی التوبۃ اور نبی الرحمۃ۔ (کیونکہ توبہ اور رحمت کو آپ ﷺ ساتھ لے کر آئے)۔ "آپﷺ کو خدائے رحیم نے رحمۃ للعالمین بناکر بھیجا۔ حضورﷺ کی صفتِ رحیمی سے متعلق بہت سی آیات وارد ہو ئی ہیں:وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ[6]"اور ہم نے آپ کو تمام دنیا والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔"عالمین عالم کی جمع ہے جس میں ساری مخلوقات انسان، جن، حیوانات، نباتات، جمادات سبھی داخل ہیں۔

الاول، الآخر

الاول اور الآخر معروف اسمائے ربانی میں سے ہیں اور قرآن میں کئی مقامات پر ان کا ذکر آیا ہے:هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ[7]"اور (وہی سب سے) پیچھے اور (وہی) ظاہر اور (وہی) پنہاں اور وہ سب کچھ جانتا ہے۔"نبی کریمﷺ کو بھی اللہ تبارک و تعالیٰ نے اول و آخر ہونے کے شرف سے مشرف کیا۔آپﷺ کے "الاول" ہونے کے حوالے سے سیدنا ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا"أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ، وَأَوَّلُ شَافِعٍ، وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ[8]"میں آدم کی اولاد کا سردار ہوں گا قیامت کے دن، اور سب سے پہلے میری قبر پھٹے گی اور سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہو گی۔" [9]علامہ سخاوی نے" القَولُ البَدِيعُ فِي

الصَّلاةِ عَلَى الحَبِيبِ الشَّفِيعِ" میں جو ۵۰۰ کے لگ بھگ اسمائے مبارکہ تحریر فرمائے ہیں ان میں سے پانچ یہ بھی ہیں:الأول، أول شافع: أول المسلمين، أول مشفع أول المؤمنين[10]یعنی صفاتی لحاظ سے دیکھا جائے تو آپﷺ کئی لحاظ سے الاول ہیں۔ آپﷺ"اول المسلمین" ہیں یعنی اسلام سب سے پہلے آپﷺ پرکامل کیا گیا۔آپﷺ وہ پہلے نبی ہیں جن پر دین مکمل کردیا گیااور آپﷺ آخری نبی ہیں جن کے بعد کسی نئی شریعت کی ضرورت باقی نہیں رہی ۔[11] دین اسلام اپنے کام اور نظام کے اعتبار سے اب رہتی دنیا تک کامل ہے اور دنیا وآخرت کے معاملات کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔اتمامِ دین کی یہ آیت آپﷺ سے پہلے کسی نبی پر نہ اُتری تھی گویا آپﷺ اول تھے،اور آپﷺ کے بعد کسی کےلیے نیا دین لانا ممکن نہیں رہا،گویا آپﷺ الآخر ہیں۔اس حوالے سے قاضی عیاض رقم طراز ہیں کہ:وَمِنْ أَسْمَائِهِ تَعَالَى الأَوَّلُ وَالآخِرُ وَمَعْنَاهُمَا السَّابِقُ لِلأَشْيَاءِ قَبْلَ وُجُودِهَا وَالْبَاقِي بَعْدَ فَنَائِهَا وَتَحْقِيقُهُ أَنَّهُ لَيْسَ لَهُ أَوَّلٌ وَلَا آخِرٌ وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ أَوَّلَ الْأَنْبِيَاءِ فِي الْخَلْقِ وَآخِرَهُمْ فِي الْبَعْثِ[12]"اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اول بھی ہے اور آخر بھی اول کا معنی ہوتا ہے۔سابق الاشیاء یعنی اشیاء کے وجود سے قبل، سبقت کرنے والا اور آخر کا معنی ہوتا ہے ،اشیا ءکی فنا کے بعد باقی رہنے والا اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا نہ کوئی اول ہے اور نہ کوئی آخر اور حضورﷺ نے فرمایا خلقت میں، میں سارے نبیوں سے اول ہوں اور دنیا میں آنے ،نبوت ظاہر فرمانے میں ان کے بعد ہوں۔"آپﷺ کو الآخر کی صفت سے اس لیے سرفراز فرمایا گیا کہ آپﷺ جملہ انبیاء کرام کے بعد تشریف لائے اور اس دنیا میں آپ کی جلوہ گری کے بعد بابِ نبوت بند ہوگیا۔مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ[13]محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں ، مگر وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبین ہیں۔احادیث متواترہ سے بھی ثابت ہے کہ آپﷺ آخری رسولﷺ ہیں ۔ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمﷺ نے فرمایا:إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ، قَالَ: فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ[14]میری اور مجھ سے پہلے کے تمام انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک گھر بنایا اور اس میں ہر طرح کی زینت پیدا کی لیکن ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوٹ گئی۔ اب تمام لوگ آتے ہیں اور مکان کو چاروں طرف سے گھوم کر دیکھتے ہیں اور تعجب میں پڑ جاتے ہیں لیکن یہ بھی کہتے جاتے ہیں کہ یہاں پر ایک اینٹ کیوں نہ رکھی گئی؟ تو میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔"ایک اور حدیث میں ہے کہ نبی آخر ﷺ نے فرمایا:أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي[15]میں انبیاء کا خاتم ہوں۔میرے بعد کوئی نبی نہیں۔لہذاٰ اللہ تبارک و تعالیٰ الاول و الآخر ہے تونبی کریمﷺ بھی تخلیق، شفاعت،قبر سے اُٹھنے،کمال اور اتمامِ دین کے امتیازات

کی وجہ سے "الاول " اور انبیاء کرام کے آخر میں تشریف آوری کی بنا پر"الاآخر" کی صفات و اسماءسے متصف ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اول و آخر ہے اور نبی کریمﷺ کو اول و آخر ہونے کا شرف بارگاہِ رب سے عطا ہوا۔

البَرَّ،الابر

"البَرَّ "کے معنی ہیں سب سے بڑھ کے نیکی اور احسان ۔خالقِ کائنات اپنی مخلوق پر نیکی ،مہربانی اور احسان فرمانے والا ہے:اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ۭ اِنَّه هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ[16]"ہم اس سے پہلے اس کو پکارا کرتے تھے بیشک وہی نیکی (احسان)فرمانے والا مہربان ہے۔"قرآن مجید میں "الابرار" کا لفظ نیک لوگوں کے لیے استعمال کیاگیا ہے۔جیسا کہ سورہ ال عمران میں ہے: رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ[17]" اے ہمارے رب ! تو ہمارے گناہوں کو معاف کردے، اور ہماری خطاؤں کو درگذر فرما، اور دنیا سے ہمارا خاتمہ نیک لوگوں کے ساتھ فرما۔"یہاں نیک لوگوں کے لیے "الابرار" کی اصطلاح استعمال ہوئی ہے ،اسی لیے آپﷺ کو سیدنا الابرار کے اسم سے بھی موسوم کیا گیا کیونکہ آپﷺ کائنات کی نیک ترین ہستی ہیں۔ڈاکٹر محمد طاہر مصطفےٰ لکھتے ہیں:الابرار" نیک لوگوں کے لیے جمع کا صیغہ ہے اور اسے ہم واحد کی ترکیب میں دیکھیں تو"الاَبَرُّ" اسم تفضیل کا صیغہ بن جاتا ہے۔"بَرَّ" ایسا اسم ہے جو ہر نیکی کو شامل ہے۔رسول اللہﷺ اپنی ذاتِ مبارکہ میں تمام خصائل جمیلہ کے جمع ہونے کے سبب تمام لوگوں سے زیادہ نیک ثابت ہوتے ہیں۔[18]نبی اکرمﷺ الابرار ہونے کے ساتھ ساتھ "الابر" بھی ہیں ،جس کا اظہا ر خود رسول اللہﷺ نے اس حدیث مبارکہ میں فرمایا:بَلَغَنِي أَنَّ أَقْوَامًا يَقُولُونَ كَذَا وَكَذَا، وَاللهِ لَأَنَا أَبَرُّ وَأَتْقَى لِلَّهِ مِنْهُمْ[19]مجھے خبر پہنچی ہے کہ لوگوں نے ایسی اور ایسی باتیں کی ہیں۔ اللہ کی قسم ! میں سب سے زیادہ نیک اور اللہ کے بارے میں ڈرانے والا ہوں۔

الحق ،المبین

"الحق المبین" مشترک اسماء الحسنیٰ اور اسماء النبی میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے یہ مرکب اسم استعما ل کیا ہےيَوْمَىِٕذٍ يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ[20]اس دن اللہ انھیں ان کا صحیح بدلہ پورا پورا دے گا اور وہ جان لیں گے کہ بےشک اللہ ہی حق ہے، جو ظاہر کرنے والا ہے۔

"الشفا بتعريف الحقوق المصطفىٰ" میں قاضی عیاض لکھتے ہیں:"اور اللہ کے ناموں میں "الحق المبین "ہے۔ اور حق کے معنی موجود اور حقیقت الامرکے ہیں۔اسی طرح المبین امرِر وشن کے معنوں میں ہے۔مطلب یہ کہ اس کی الوہیت روشن اور ظاہر ہے۔ اور یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں کہ اللہ اپنے بندوں

کے لیے ان کے دینی و اخروی امور ظاہر فرمانے والا ہے اور اللہ نے اپنے نبی کریمﷺ کا نام بھی قرآن میں یہی رکھا۔[21]

قرآن کی یہ آیت آپﷺ کے الحق اور المبین ہونے پر دلالت کرتی ہیں:حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ[22]یہاں تک کہ ان کے پاس حق اور صاف صاف بیان کرنے والا پیغمبر آپہنچا۔ نیز الحق اور المبین منفرد بھی مشتر اسماء الحسنیٰ اور اسماء النبی ہیں۔

الحق:اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات حق ہے:فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ[23]سو وہ اللہ ہی تمہارا سچا رب ہے۔فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ[24]"پس بہت بلند ہے اللہ جو حقیقی بادشاہ ہے۔"نبی کریمﷺ کی صفت "الحق" جو کہ آپﷺ کا اسمِ مبارک بھی ہے، کا ذکر قرآن میں یوں بھی ہوا:كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ[25]"اللہ ان لوگوں کو کیسے ہدایت دے گا جنھوں نے اپنے ایمان کے بعد کفر کیا اور (اس کے بعد کہ) انھوں نے شہادت دی کہ یقینا یہ رسولِ حق ہے ۔"اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ[26]"بےشک ہم نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ۔"

آپﷺ نے جب انسانیت کی اصلاح و فلاح کےلیے پیغمبرانہ جدوجہد کا آغاز کیا تو کلمۂ حق کو بنیاد بنایانیز آپﷺ نے جس دین کی تبلیغ کے لیے ۲۳ سال کوشش کی وہ"دین الحق" [27]ہے۔اور پھر تاریخ گواہ ہے کہ نبی الحق ﷺکا لایا ہوا یہ دینِ حق غالب ہوکر رہا۔ نبی کریم ﷺ جب رات میں تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو یہ دعا کرتے: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ حَقٌّ، وَقَوْلُكَ حَقٌّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ[28]"تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں تو آسمان و زمین اور ان میں موجود تمام چیزوں کا نور ہے، تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں تو آسمان اور زمین اور ان میں موجود تمام چیزوں کا قائم رکھنے والا ہے اور تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں، تو حق ہے، تیرا وعدہ حق ہے، تیرا قول حق ہے، تجھ سے ملنا حق ہے، جنت حق ہے، دوزخ حق ہے، قیامت حق ہے، انبیاء حق ہیں اور محمد رسول اللہ ﷺ حق ہیں۔"نبی کریمﷺ نے اللہ تبارک و تعالیٰ کے لیے فرمایا"أَنْتَ الْحَقُّ" اور پھر اپنے لیے فرمایا " وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ"۔صحیح بخاری میں روایت کردہ یہ دعا اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ اور اس کےنبیﷺ دونوں کی ذاتِ مبارکہ "الحق" کے نام سے موسوم ہیں۔

المبین :مُبِيْن نبی کریمﷺ کا اسم اور صفت ہےیعنی کھول کر بیان کرنے والانبی کریمﷺ من جانب اللہ بیان کرنے والے ہیں ،یہ بیان تبشیر کی صورت میں بھی ہوسکتا ہے اور انذار کی صورت میں بھی۔جیسا کہ سورہ

حجر میں ہے:وَقُلْ اِنِّيْٓ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ[29]"اور کہہ دے بےشک میں تو کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں۔"

آپﷺ کا اسم گرای مبین بیان کرنے کے کئی احتمال ہیں ،اللہ تعالیٰ نے آپﷺ کو اس بات کاحکم دیا کہ لوگوں سے کہیں کہ میں تمہیں کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں۔مبین کے معنی میں یہ احتمال بھی ہے کہ آپﷺ عربی اللسان ہیں اور عربوں میں سب سے بڑھ کر فصیح و بلیغ ہیں، نیز آپﷺ کا نام مبین رکھنے کی وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ آپﷺ نے کلا م الہیٰ کو بیان فرماکر امت کی اصلاح و تزکیہ فرمایا۔[30]

آپﷺ صرف قرآن کو بیان ہی نہیں کرتے بلکہ اس کا مفہوم بھی واضح فرماتے ہیں۔نبی مبینﷺ کا منصب ہی بیان و تبین ِ قرآن ہے۔**وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ**[31]"اور آپﷺ کو ذکر (قرآن)عطا کیاتاکہ لوگوں کے لیے جو کچھ نازل کیا گیا ہے، اسے آپ ان کے لیے کھول کر بیان کردیجیے ۔"اللہ تعالیٰ نے آپﷺ کی زبان پر حق کو ظاہر فرمایا،بیان کی بلاغت کی وجہ سے نور واضح ہوگیا۔آپﷺ کو جوامع الکلم اور کلامِ حکمت کی خصوصیت عطافرمائی گئی۔آپﷺ مبین ہیں، کیونکہ آپ نے اپنے رب کی وحی اور دین کو بیان کیا اور آیات اور معجزات کو ظاہر فرمایا۔

الحکیم

"الحکیم" کا مادہ ح،ک،م ہے۔حکیم فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے جس کے لغوی معنی ہیں صاحبِ حکمت ۔ رب عز وجل حکیم ہے اور تمام حکمت اسی کی طرف سے ہے:الۗرٰ ۣ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُه ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ[32]"الرٰ ۔ ایک کتاب ہے جس کی آیات محکم کی گئیں، پھر انھیں کھول کر بیان کیا گیا ایک کمال حکمت والے کی طرف سے جو پوری خبر رکھنے والا ہے۔"حکمت اللہ تبارک و تعالیٰ کا خاص فضل و کرم ہے ،وہ جسے چاہے اسے حکمت عطا فرماتا ہے ۔قرآن میں ارشاد ہے:يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا[33]"جس کو چاہتا ہے دانائی عطا کرتا ہے اور جس کو دانائی دی گئی تو اس کوخیر کثیر عطا فرمائی گئی ۔"نبی کریمﷺ کو اللہ تعالیٰ نے کمال فضیلت و حکمت عطا فرمائی لہٰذا آپﷺ کے اسمائے مبارکہ میں سے ایک اسم "الحکیم " ہے۔ابراہیمؑ کی دعا کے الفاظ یہ تھے:

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ[34]اے ہمارے رب اور ان کے لیے انہی میں سے ایک رسول مبعوث کر کہ جو ان کو تیری آیتیں سنائے اور ان کو کتاب اور حکمت سکھائے اور پاک بنا دے اور توہی زبردست حکمت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جب یہ دعا قبول فرمائی تو ساتھ ہی فرمادیا کہ یہ آخری رسولﷺ جہاں دوسری پیغمبرانہ صفات کے حامل یں ،وہیں دعائے ابراہیم

اور عطائے خداوندی کی بدولت صاحبِ حکمت بھی ہیں۔قرآن میں ابراہیمؑ کی دعا کی قبولیت کا ذکر یوں ہوا:كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ[35]"جیسا کہ ہم نے تم میں ایک رسول تمہیں میں سے بھیجا جو تم کو ہماری آیتیں سناتا اور تم کو پاک کرتا اور تم کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے اور (نیز) تم کو وہ باتیں سکھاتا ہے کہ جو تم نہیں جانتے تھے۔"نیز رسول اللہﷺ کو براہِ راست خطاب کرکے بھی ارشاد فرمایا:وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۭ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا[36]"اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت نازل کی اور تم کو وہ باتیں سکھائیں کہ جن کو تم نہیں جانتے تھے اور (اے نبی !) تم پر اللہ کا بڑا ہی فضل رہا ہے۔"صاحبِ حکمت رسول کے مبعوث کرنے پر ربِ حکیم نے احسان بھی جتلایا۔[37]حکمت وہ خاص نعمت ہے جس کو رسول اللہﷺ اور آپﷺ کی امت کے مومنین کو اللہ نے احسان کے نام سے یاد کرایا ہے۔حدیث کا پورا خزانہ ہی آپﷺ کے حکیم ہونے کا گواہ ہے۔صحیح مسلم میں بیان کردہ شق صدر کے واقعہ میں آپﷺ کے قلب ِاطہر میں حکمت و ایمان رکھے گئے تھے۔ [38]حکمت وہ خاص جوہر ہے جس کی بنیاد پر آپﷺ "الحکیم" ہیں۔علمائے لغت،علمائے تفسیر اور علمائے حدیث نے حکمت کی مختلف تعبیریں بیان کی ہیں۔ المنجد میں حکمت کے یہ لفظی معنی بیان ہوئے ہیں:"انصاف۔علم۔بردباری۔فلسفۂ حق کے موافق گفتگو۔ کام کی درستی "[39] حکیم دانا اور عالم کو کہا جاتا ہے۔لسان العرب میں حکمت کا یہ مفہوم دیا گیا ہے:الحکمۃ عبارۃ عن معرفۃ افضل الاشیاء بافضل العلوم[40]"حکمت بہترین چیز کو بہترین علم کے ذریعے جاننے کو کہتے ہیں۔"شبلی نعانی لکھتے ہیں: ائمہ لغت او رعلمائے قرآن کے تمام اقوال پر ایک غائر نظر ڈالنے سے معلوم ہوگا کہ یہ تمام ایک ہی مفہوم کی مختلف تعبیریں اور ایک ہی حقیقت کی متعدد تفسیریں ہیں۔حکمت عقل و فہم کی اس کامل ترین حقیقت کا نام ہے جس سے صحیح و غلط ،صواب و خطا ،حق و باطل اور خیر و شر کے درمیان تمیز و فیصلہ ،بذریعہ غوروفکر ،دلیل و برہان اور تجربہ سے نہیں بلکہ منکشفانہ طور سے ہوجاتا ہے۔[41]حکمت سے جو بھی مراد لیا جائے، اس کے مطابق آپﷺ کا اسم مبارک "الحکیم" ہے۔کیونکہ تمام تصورات اور مفاہیم کے مطابق آپﷺ صاحبِ حکمت تھے۔

العفو

اللہ تبارک و تعالیٰ اور نبی کریمﷺکا ایک مشترک صفاتی اسم"العفو" ہے۔اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے سب سے زیادہ درگزر فرمانے والا ہے:وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ[42]اور جو بھی تمھیں کوئی مصیبت پہنچی تو وہ اس کی وجہ سے ہے جو تمھارے ہاتھوں نے کمایا اور وہ بہت سی چیزوں سے در گزر فرماتا ہے ۔عفو و درگزر اور برائی کا بدلہ برائی سے نہ

دینے کے متعلق حضور اکرمﷺ کی ساری سوانح حیات بھری ہوئی ہے کہ کفار نے کیا یا اذیتیں نہ پہنچائیں مگر آپﷺ نے ہمیشہ عفو ودرگزر سے کام لیا۔ایک صحابی سے روایت ہے :سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: " لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا، وَلَا صَخَّابًا فِي الْأَسْوَاقِ، وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ، وَلَكِنْ يَعْفُو وَيَصْفَحُ[43]میں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: آپ ﷺ فحش گو، بدکلامی کرنے والے اور بازار میں چیخنے والے نہیں تھے، آپ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے تھے، بلکہ عفو و درگزر فرما دیتے تھے۔بسا اوقات نبی کریمﷺ کے راستے میں کانٹے بچھائے جاتے تاکہ رات کے اندھیرے میں آپ کے پاؤں زخمی ہوجائیں۔آپﷺ کے دروازے پر عفونتیں پھینکی جاتیں تاکہ صحت و جمیعت ِ خاطر میں خلل ہو۔ مگر نبی کریمﷺ اس قدر فرمادیا کرتے:"اےفرزندانِ عبدِ مناف ! حقِ ہمسائیگی خوب ادا کرتے ہو۔"[44]کفارِ مکہ آپﷺ کو شاعر،کاذب ،دیوانہ ،مجنون اور جادوگر کہتے تھے۔ آپﷺ کو نفسیاتی و جسمانی اذیتوں سے دوچار کیاگیا۔ ۔ایک بار بدبخت عقبہ بن معیط نے اپنی چادر آپﷺ کی گردن مبارک میں ڈال کر کھینچی جس سے آپ کا گلا بڑی سختی کے ساتھ پھنس گیا۔جس پر ابو بکر ؓ نے فرطِ غم سے فرمایا :اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَاۗءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ[45]"کیا تم ایک شخص کو اس بنا پر قتل کرو گے کہ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے حالانکہ وہ تمہارے رب کی طرف سے واضح نشانیاں لے کر آیا ہے۔"[46]آپﷺ انتقام کے خواہاں کبھی نہ تھے۔آپﷺ کے پیشِ نظر لوگوں کو نہیں بلکہ ان کے دلوں کو فتح کرنا تھا۔ طائف والوں نے آپﷺ کو لہو لہان کردیا مگر آپﷺ نے ان کے لیے عذاب کو ناپسند فرمایا بلکہ دعا دی کہ اس نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو اللہ کی وحدانیت کا اقرار کریں گے۔[47]آپﷺ کا یہ عفو آپﷺ کی اعداء پر بھی شفقت و کرم پر دلالت کرتا ہے کہ زخموں سے چور اور لہولہان ہونے کے باوجود معاف فرمادیا۔

کریم

کریم کا مادہ کرم ہے جس کے معنیٰ ہیں درگزر ، بخشش، فیاضی۔ الکریم صاحبِ کرم، سخی اور درگزر کرنے والے کو کہتے ہیں۔ یہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے اسمائے مبارکہ میں سے ہے۔ لفظ"کریم" کا اطلاق ہر اچھی ،پسندیدہ اور قابل تعریف چیز پر ہوتا ہے۔ [48]قرآن میں بھی کئی مقامات پر اللہ کا صفاتی نام"کریم استعمال ہوا ہے۔يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ[49]اے انسان ! تجھے تیرے نہایت کرم والے رب کے متعلق کس چیز نے دھوکا دیا ؟جمال و محاسن کے حامل ہونے کی بناء پر آپﷺ کا اسم مبارک بھی "الکریم " ہے ۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آپﷺ کریم اور اکرم ہیں اور یہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے اسماء بھی ہیں۔آپﷺ کی کرامت و بزرگی تمام مخلوقات سے بڑھ کر

ہے۔حدیث نبوی ہے:وَأَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلَى رَبِّي وَلَا فَخْرَ [50]"میں اپنے رب کے نزدیک اولاد آدم میں سب سے بہتر ہوں اور یہ کوئی فخر کی بات نہیں۔" صفی الرحمٰن مبارکپوری مکی زندگی میں آپﷺ کے مکرم اوصاف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:نبی ﷺ اپنی قوم میں شیریں کردار، فاضلہ اخلاق اور کریمانہ عادات کےلحاظ سے ممتاز تھے۔

طیب، طاہر

طیب کے معنی پاک ، صاف اور نظیف ہیں ۔ طیب بھی اللہ اور اس کے رسولﷺ کا مشترک نام ہے۔ترمذی میں ہے کہ نبی کریمﷺ نے فرمایا اللہ طیب ہے:إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ، نَظِيفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ[51]اللہ طیب(پاک)ہے اور پاکی کو پسند کرتا ہے۔قرآن میں بھی جسمانی و روحانی پا کی کو بہت اہمیت دی ہے۔[52]ارشادربانی ہے:وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ[53]"پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کے لیے اور پاکیزہ مرد پاکیزہ عورتوں کے لیے۔"نبی اکرمﷺ سے بڑھ کر پاکیزہ مرد کوئی نہیں ہوسکتا، یہی وجہ ہے کہ آپﷺ کو ازواج بھی پاکیزہ ملیں۔حضرت خدیجہؓ کو ان کی عفت وعصمت اور اعلیٰ نسبی کی بنا پر "طاہرہ کہہ کر پکارا جاتا تھا۔حضرت عائشہ ؓ پر تہمت لگائی گئی تو ان کی عصمت کی گواہی میں سورہ نور میں آیات نازل کی گئیں[54] جوکہ رہتی دنیا تک کے لیے آپؓ کی بلند کرداری کا ثبوت ہیں۔آپﷺ خود بھی طیب اور طاہر تھے۔نبی اکرمﷺ کا نسب اور خاندان پاک تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کی پشت سے آپﷺ کے والد حضرت عبد اللہؓ تک پاکیزہ نسلوں میں آپﷺ کے نور کو منتقل فرمایا۔نبی کریمﷺ نے فرمایا: "بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُونِ بَنِي آدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتَّى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِي كُنْتُ فِيهِ[55]"میں(آدم علیہ السلام سے لے کر)برابر آدمیوں کے بہتر قرنوں میں ہوتا آیا ہوں(یعنی شریف اور پاکیزہ نسلوں میں)یہاں تک کہ وہ قرن آیا جس میں میں پیدا ہوا۔"آپﷺ کو اللہ تبار ک و تعالیٰ نے انسانوں کی سب سے پاک اور معزز نسل و قبیلہ میں پیدا فرمایا جوکہ خانہ کعبہ کے متولی تھے۔آپ ﷺفرماتے تھے: إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ، وَاصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ، وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ، وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ[56]"اللہ جل جلالہ نے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کنانہ کو چنا اور قریش کو کنانہ میں سے اور بنی ہاشم کو قریش میں سے اور مجھ کو بنی ہاشم میں سے چنا۔"آپﷺ کا نسب تک اتنا طیب تھا کہ اس میں بدکاری و زنا نہ پایا گیا بلکہ تمام اجداد معزز تھے۔[57]

شفیع

شفیع کے معنی ہیں شفاعت کرنے والا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کاولی اور شفیع ہے۔ قرآن کریم میں قیامت کے دن کے حوالے سے ارشاد ہے:لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ[58]"ان کے لیے اس کے سوا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ کوئی

سفارش کرنے والا۔مگر اللہ تبارک و تعالیٰ کی اجازت سے قیامت کے دن شفاعت کی اجازت ہوگی اور اللہ اپنے فضل و کرم سے اسے قبول بھی فرمائے گا۔نبی پاکﷺ کا اسم مبارک بھی شفیع ہے کیونکہ بروزِ قیامت وہ سب سے پہلے شفاعت کریں گے اور ان کی شفاعت بدرجہ اولیٰ قبول کی جائے گی ۔ سیدنا ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ، وَأَوَّلُ شَافِعٍ، وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ[59]"میں آدم کی اولاد کا سردار ہوں گا قیامت کے دن، اور سب سے پہلے میری قبر پھٹے گی اور سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہو گی۔"شفاعت کے حوالے سے '' مقام محمود [60] '' بہت ہی اعلیٰ اور ارفع مقام ہے جس پر آنحضور کو میدان حشر میں اور جنت میں فائز کیا جائے گا۔ یہ مقام انسانی عظمت کی انتہا ہے۔المقام المحمود: الشفاعة[61]"شفاعت، مقام محمود ہے۔"

بشیر،مبشر

آپﷺ اپنی ذات، کردار ،قول اور فعل کے اعتبا ر سے امت کے لیے سراپائے بشارت تھے۔آپﷺ نے کئی مواقع پر امت کے لیے خوش خبریاں دیں اور ان کے لیے آسانی کو مد نظر رکھا۔آپ بشیر ہیں کیونکہ آپ نے مخلوق کو انکی اطاعت پر ثواب کی خبر دی:وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ[62]"اور ان لوگوں کو خوش خبری دے دے جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے کہ بےشک ان کے لیے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں۔"محمدﷺ مومنین و صالحین کو جنت کی بشارت دینے والے ہیں۔لفظی اور معنوی انداز میں آپﷺ کو مختلف حوالوں سے بشیر اور مبشر کے اسماء سے ملقب کیا گیا۔[63]آپﷺ نے اپنی زبان مبارک سے بھی اکثر صحابہ کرام کو خوش خبریاں سنائیں۔ عشرہ مبشرہ کو دنیا میں ہی جنت کی بشارت دی گئی۔[64]آپﷺ بیک وقت بشیر اور نذیر ہیں۔کیونکہ آپﷺ نے اطاعت پر انعام اور نافرمانی پر سزا کی خبر دی۔اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا[65]"بےشک ہم نے آپ کو حق کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے"۔اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپﷺ کو بحیثیت مبشر و نذیر بھیجا ہے ۔ آپ ﷺکی دعوت کا ذریعہ وسیلہ،آپﷺ کی تعلیمات کا مرکز و محور اور آپ ﷺ کا آلۂ انقلاب قرآن ہے۔

نذیر

آپ نذیر اور منذر ہیں کیونکہ آپ ان چیزوں کی خبر دیتے ہیں جن سے لوگ ڈریں اور عذاب کو دور کرنے والے کام کریں۔فَإِنِّيْ نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ[66]"پھر میں تم کو سخت ترین عذاب(دوزخ) سے پہلے ڈرانے والا ہوں۔"آپﷺ کو من جانب اللہ انذار کا حکم دیا گیا تھا اور آپﷺ نے سب سے پہلے اپنے قریبی عزیزوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرایا:وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ[67]"اور

اپنے قریب کے رشتہ داروں کو ڈر سنا دو۔"ایک روایت میں ہے کہ نبی کریمﷺ نے اپنی مثال ڈرانے والے اور بچانے والے کی دی۔[68] آپﷺ کے انذار میں بھی صفتِ رحمت حاوی ہے کہ مخلوقِ خدا کو تباہی و عذاب سے بچانا چاہتے ہیں۔

صادق

حضورﷺ کے اسماء میں سے الصادق، المصدق، الصدق اور قدم الصدق آتے ہیں ۔حضورﷺ کی ذات میں سچ کا ہونا لازم ہے اور آپ کا جھوٹا ہونا محال ہے کیونکہ اگر آپﷺ جھوٹ بولتے تو یہ جائز ہوتا کہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولنا بھی درست ہوتا اور تبلیغ و رسالت درست نہ ہوتی جب کہ قرآن کریم نے حضورﷺ کے سچے ہونے کی گواہی دی جیسا کہ فرمایا :وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۡ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا[69]"اور جب ایمان والوں نے جماعتوں کو دیکھا تو انہوں نے کہا کہ یہ ہے وہ جس کا ہم سے اللہ نے اور اس کے رسول نے وعدہ فرمایا، اور اللہ نے اور اس کے رسول نے سچ فرمایا اور ان کے ایمان اور فرمانبرداری میں ہی بڑھوتری ہوگی۔"سورہ الزمر میں آپﷺ کو" وَالَّذِيْ جَاءَ بِالصِّدْقِ" کہہ کر پکارا گیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپﷺ صادق و مصدوق اور مصدق ہیں۔[70]نبی کریمﷺ نے اپنے رب کے کلام کی تصدیق فرمائی اور اس پر ایمان لائے اسی لیے آپ کا نام مصدق بھی ہے۔آپﷺ کا نام صدق بھی ہے کیونکہ آپﷺ سراپا صدق تھے،آپﷺ کی ذات سے کبھی جھوٹ صادر نہیں ہوا اور آپ لوگوں میں سب سے زیادہ سچے تھے۔[71] جب ہرقل روم نے سوال پوچھا :فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ؟[72]"کیا تم نے کبھی تم نے اس (نبوت کے)دعویٰ سے پہلے ان کو جھوٹ بولتے سنا؟"تو آپﷺ کے صادق ہونے کی گواہی آپﷺ کے دشمن ابو سفیان نے ہرقل کے دربار میں بھی دی۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے نبی کریمﷺ کو جو صفات و اسماء عطا فرمائے ان میں"الصادق" نمایاں ہے۔

المومن(امن عطا کرنے والا) ،مھیمن(نگہبان)،امین(امانت دار)

اللہ تعالیٰ کے اسماء مبارکہ میں سے المومن اور المھیمن بھی ہے۔ایک روایت کے موجب یہ دونوں نام ایک ہی معنی رکھتے ہیں۔المنجد میں "المومن" کا معنی لکھا ہے :"مان لینے والا۔تصدیق کرنے والا۔نیز اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ہے۔"[73]سورہ حشر کے آخر میں یہ اسماء الحسنیٰ بیان ہوئے ہیں:هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۭ[74]"وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ ہے، نہایت پاک ، سلامتی والا ، امن دینے والا ، نگہبان، سب پر غالب، اپنی مرضی چلانے والا، بےحد بڑائی والا ہے۔"لغت عرب میں امین بھی مھیمن اور حافظ کے معنوں میں استعمال ہوتا

ہے اور یہ تمام اسماء رب تعالیٰ کی خصوصیات ہیں۔قاضی عیاض "الشفا " میں رقم طراز ہیں:وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِينٌ وَمُهَيْمِنٌ وَمُؤْمِنٌ، وَقَدْ سَمَّاهُ اللَّهُ تَعَالَى أَمِينًا[75]"نبی اکرمﷺ امین ، مهیمن اور مومن ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپﷺ کا نام امین رکھا۔"
اللہ تبارک تعالیٰ مومن ہے کیونکہ وہ امن دینے والا ہے:وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا [76]"اور ہر صورت انھیں ان کے خوف کے بعد بدل کرامن دے گا۔"نبی کریمﷺ کی ذاتِ اقدس بھی امن بخشنے والی ہے۔حدیث نےآپﷺ کا یہ اسمِ مبارک بھی ظاہر کیاہے۔آپﷺنے خود فرمایا: يَأْمَنُنِي عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ[77] "اس (رب)نے مجھے زمین والوں میں امین بنایا ہے۔" فتح مکہ کے موقع پر سیدنا مومن ﷺ نے رواداری اور عام معافی کے اعلان کے ساتھ ساتھ امان عطا کرنےاور امن کے قیام کے لیے ہدایات جاری فرمائیں۔[78]ایسی امان آج تک کسی فاتح نے عطا نہیں فرمائی۔اور آپ ﷺمومن ہیں کیونکہ آپ ایسے ایمان والے ہیں جن کی موجودگی کی وجہ سے شرکا خطرہ نہیں ہے۔ جیسا کہ نبی کریمﷺ نے فرمایا:وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِي، فَإِذَا ذَهَبْتُ أَتَى أَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ، وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي[79]"میں اپنے صحابہ کے لیے امان ہوں۔ جب میں چلا جاؤں گا تو میرے اصحاب پر بھی وہ وقت آ جائے گا جس کا وعدہ ہے(یعنی فتنہ اور فساد اور لڑائیاں)اور میرے اصحاب میری امت کے لیے امان ہیں۔"چنانچہ نبی کریمﷺ کی ذات مبارکہ امین ، مومن اور مہیمن ہے اور یہ تمام اسمائے گرامی آپﷺ کی صفات کی عکاسی کرتے ہیں۔

وکیل

"الْوَكِيْلُ" اللہ کے صفاتی ناموں میں سے ایک ہے۔جس کے معنی ہیں ’’کام بنانے والا، ذمہ دار، نگہبان ۔"سورہ ال عمران میں ہے:حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ[80]:اللہ ہمارے لیے کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔"نبی کریمﷺ کا صفاتی نام بھی "الوکیل " ہے کیونکہ آپﷺ مومنوں کے ذمہ دار ہیں۔ مگر مشرکوں کے ذمہ دار نہیں ہیں جیسا کہ قرآن میں ارشاد ہے: بھلا دیکھ تو جس شخص نے اپنی خواہش کو اپنا معبود نے بنا لیا ، کیا تو اس پر نگہبان ہوسکتا ہے ۔"[81]نبی کریمﷺ کی مکی زندگی کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپﷺ نبوت سے پہلے بھی "وکیل" تھے۔ سیرت ِ رسولﷺ کا مشہو ر واقعہ ہے کہ حجرِ اسود کی تنصیب کے موقع پر جھگڑا اٹھا تو آپﷺ کے پر حکمت فیصلہ پر سب راضی ہوگئے اُٹھانے کا شرف تو سب کو حاصل ہوگیا اور چونکہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سب آدمی مجھ کو اس کی جگہ پر رکھنے کے لئے اپنا وکیل بنادیں جب اور وکیل کا کام اپنا ہی کا شمار ہوتا ہے، اس طرح گویا سب رکھنے میں بھی شریک ہوگئے۔[82]یعنی تمام قبائل ِ مکہ نے آپﷺ کو وکیل تسلیم کیا۔اسی طرح حدیبیہ

کے موقع پر بھی مسلمانوں کی طرف سے وکیل نبی اکرمﷺ تھے۔آپﷺ مدنی زندگی میں بھی سربراہِ ریاست کے طور پر ہر موقع پر "الوکیل "رہے۔

نور/سراجا منیرا

اللہ تبار ک و تعالیٰ کو سورہ نور میں"نور" کہا گیا ہے۔وہ زمین اور آسمان کا روشن کرنے والا رب ہے۔ "اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے، اس کے نور کی مثال ایک طاق کی سی ہے، جس میں ایک چراغ ہے، وہ چراغ ایک فانوس میں ہے، وہ فانوس گویا چمکتا ہوا تارا ہے، وہ (چراغ) ایک مبارک درخت زیتون سے روشن کیا جاتا ہے، جو نہ شرقی ہے اور نہ غربی۔ اس کا تیل قریب ہے کہ روشن ہو جائے، خواہ اسے آگ نے نہ چھوا ہو ۔ نور پر نور ہے، اللہ اپنے نور کی طرف جس کی چاہتا ہے رہنمائی کرتا ہے اور اللہ لوگوں کے لیے مثالیں بیان کرتا ہے اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔"[83]

قرآن میں یہ دعا بھی مذکور ہے: "اے ہمارے رب ہمارا نور ہمارے لئے کامل کر دے اور ہماری مغفرت فرما۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔"[84]نبی کریمﷺ کا صفاتی نام بھی "نور " ہے: "بےشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور ایک ایسی کتاب آئی ہے جو واضح بیان کرنے والی ہے۔"[85]اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو نورِ نبوت اور رسالت کے ساتھ مبعوث کیا۔روایات میں ہے کہ سب سے پہلےآپﷺ کا نور تخلیق کیا گیا۔[86]

خلاصہ

پروردگار عالم نے اپنے مقرب انبیاء و رسل میں نبی آخر الزماں محمدﷺ کو ان گنت خصائص عطا فرما کر آپﷺ کی انفرادیت کو برقرار رکھا۔چنانچہ آپﷺ کے تمام اسماء آپﷺ کے شمائل و اخلاق کے مظہر ہیں۔اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنے اسماء سے مشترک اسماء و صفات سے آپﷺ کو متصف کیا جو آپﷺ کی شانِ عظیمی کے عکاس ہیں۔چنانچہ مشترک اسماء الحسنیٰ اور اسماء النبیﷺ تلاش کرنے کے بعد ان اسماء کے عملی مظاہر سیرت رسولﷺ سے بیان کرنا اہمیت کا حامل اور ثمر آور ہے۔اللہ تعالیٰ نےاپنی صفات سے متعلق کچھ اسماء سے بھی نبی کریمﷺ کو نوازا ۔ مکی زندگی آپﷺ کی رحمت و شفقت، حلم و بردباری ،حکمت و کرامت اور صداقت و کرامت کی مظہر ہے۔آپﷺ نے چالیس سال جس قو م میں گذارے وہ آپﷺ کے اخلاق کی گواہ تھی مگر اعلانِ حق کرنے پر سیدنا محمدﷺ کو بے شمار مصائب و تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ مکی زندگی میں مشترک اسماء النبیﷺ اور اسماء الحسنیٰ سے آپﷺ کے اوصاف بحیثیت صادق،امین، روؤف،رحیم،الحق،المبین،النور، الاول ،الآخر، الحکیم،الکریم، سراجاً منیرا،بشیر،نذیر،طیب،طاہر،شفیع اور وکیل ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ دور بیج بونے کا تھا،جس کی لہلاتی فصل مدنی زندگی میں تیار ہوئی جو کہ رہتی دنیا کے لیے باعث ہدایت و سعادت ہے۔

حواشی و حوالہ جات

1 -الاعراف ۱۸۰:۷(Al.Araf7: 80)
2 -الحج ۶۵:۲۲ (Al.Hajj22:65)
3 -التّوبۃ ۱۲۸:۹(Al.Toba9: 128)
4 -سلیمان منصورپوری، قاضی محمد سلمان ،رحمۃ للعالمین، مکتبہ رحمانیہ لاہور،پاکستان ،س-ن،ج۳،ص ۶۱
Sulaiman mansoor pori, Qazi Muhammad sulman, Rahmatullil Aalameen, maktaba rahmania Lahore, Pakistan, y-n, vol3, p61
5 -مسلم بن حجاج قشیری،صحیح مسلم، كِتَاب الْفَضَائِلِ، باب فِي أَسْمَائِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،حدیث ٦١٠٨
Muslim bin hijaj qushari,hadith 6108
6 -الانبیاء ۱۰۷:۲۱ Al.anbiya21: 107
7 -الحدید ۳:۵۷/ Al.Hadeed57: 3
8 -مسلم بن حجاج قشیری،صحیح مسلم،كِتَاب الْفَضَائِلِ، باب تَفْضِيلِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَمِيعِ الْخَلَائِقِ،حدیث ۵۹۴۰
Muslim bin hijaj qushari, sahi muslim,hadith 5940
9 -تھانوی، اشرف علی،مولانا، نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیبﷺ، مشتاق بک کارنر اردو بازار لاہور، ۲۰۰۳ء, ص ۱۱
Thaanvi,ashraf ali,mulana,nashrul tayab fi zikar ul nabi al habeeb, mushtaq book corner urdu bazaar Lahore,2003, p11
10 -السخاوي، شمس الدين أبو الخير محمد بن عبد الرحمن بن محمد، القَولُ البَدِيعُ في الصَّلاةِ عَلَى الحَبِيبِ الشَّفِيعِ، دار الريان للتراث،س-ن،ص۸۱
Al.sakhavi, shamsuddin abu al khair muhammadbin abdul rehman,darul rayan altaraas, y-n,p19
11- المائدہ ۳:۵/ Al maida5: 3
12- قاضی عیاض، ابن موسی بن عیاض بن عمرون، الشفا بتعریف حقوق المصطفی، دار الفکر الطباعۃ والنشر والتوزیع، ۱۴۰۹ ھ-۱۹۸۸ ء، ج۱، ص۲۴۰
Qazi ayaz,ibn mosa bin ayaz bin maroon, darul fikr altiba wal nashr wal tozi, 1977, p240
13 -الاحزاب ۴۰:۳۳/ Al.ahzab 33: 40
14 -بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، كِتَاب الْمَنَاقِبِ، بَابُ خَاتِمِ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،حدیث ۳۵۳۵
Bukhari, Muhammad bin esmaeail,hadith 3535
15 -ترمذی ،محمد بن عیسیٰ، الجامع الترمذی، کتاب الفتن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب مَا جَاءَ لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ كَذَّابُونَ،حدیث ۲۲۱۹
Termazi, Muhammad bin esa, hadith 2219
16 -الطور ۲۸:۵۲/ Al tour52: 28
17 -آل عمران ۱۹۳:۳/ Al.imran3: 193
18 -طاہر مصطفےٰ،ڈاکٹر، فلسفہ اسمائے رسولﷺ، الفیصل ناشران و تاجران کتب لاہور،۲۰۰۸ء،ص ۵۷۶
Tahir Mustafa, doctor,falsafa asmay rasool, nashran wa tajraan kutab Lahore,2008, p576
19 -الطبراني، سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، المعجم الكبير، مكتبة ابن تيمية – القاهرة، ۱۴۱۵ ھ - ۱۹۹۴م،ج۷،ص ۱۲۴
Al.tibrani, sulaiman bin ahmad bin ayoob bin muteer al khami al shami, al muajam ul kabeer, maktaba abny teemia, al qahra, 1415h, 1994m, vol7, p124
20 -النور ۲۵:۲۴/ Al. noor24: 65
21 -قاضی عیاض،الشفاء بتعریف الحقوق المصطفےٰ ﷺ،ج۱،ص۲۱۳
Qazi ayaz, al.shefa ba tareeful haqooq al Mustafa, vol:1, p 213
22 -الزخرف۲۹:۴۳/ Al.zkhruf 43: 29
23 -یونس ۳۲:۱۰/ Unas,19: 32
24 -طٰہٰ ۱۱۴:۲۰/ Taha, 20: 114
25 -ال عمران ۸۶:۳/ Al. imran3: 86
26 -البقرہ ۱۱۹:۲/ Al.bakra2: 119
27 -التوبہ ۳۳:۹/ Al.toba9: 33

28 ۔بخاری،محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، كِتَاب الدَّعَوَاتِ، بَابُ الدُّعَاءِ إِذَا انْتَبَهَ بِاللَّيْلِ، حدیث ٦٣١٧
Bukhari, Muhammad din ismaeail,hadith 6317

29 ۔الحجر ۸۹:۱۵/ Al.hijjar15: 89

30 ۔الرصاع التونسی ،ابو عبد اللہ محمد بن قاسم، تذکرۃ المحبین فی اسماء سید المرسلین(اسماء النبیﷺ کے فضائل و خصوصیات)،مترجم:مفتی عبد الحکیم کشمیری، دارالنعیم اردو بازار، لاہور، ۲۰۱۵ء، ص ۴۶۷
Al.rasa al tonsi, abu Abdullah Muhammad bin qasim tazkara tul muhabbeen fe asma sayad ul mursaleen, translater:mufti abdul hakeeem kashmeeri, dar ul naeem urdu bazaar Lahore, 2015,p 467

31۔ النحل ۴۴:۱۶/ Al. nahal 16; 44

32 ۔ھود ۱:۱۱/ Hood11: 1

33 ۔البقرہ۲: ۲۶۹/ Al.bakra2: 269

34 ۔البقرہ۲: ۱۲۹/ Al.bakra2:129

35 ۔البقرہ۲: ۱۵۱/ Al.bakra2: 151

36 ۔النساء۴: ۱۱۳/ Al.nesa4: 113

37 ۔ال عمران۳: ۱۶۴ ؛ البقرہ۲: ۲۳۱/ Al.imran3:164; al.bakra2: 231

38 ۔ مسلم بن حجاج قشیری،صحیح مسلم، كِتَاب الْإِيمَانِ، باب الإسْرَاءِ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى السَّمَوَاتِ وَفَرْضِ الصَّلَوَاتِ،حدیث ۳۱۲،۳۱۳،۳۱۵
Muslim bn hijaj qushari, sahi muslim,hadith 415, 413, 412

39 ۔لوئیس معلوف،المنجد،مترجم:مولانا ابو الفضل عبد الحفیظ بلیاوی ،خزینۂ علم و ادب، لاہور،پاکستان، س۔ن،ص ۱۲۹
Lawis maloof, almunjid, translator: abu al fazal abdul hafeez balvee, khazeena ilm o adab, Lahore Pakistan, y-n, p 129

40 ۔ ابن منظور،محمد بن مکرم بن علی، أبو الفضل، لسان العرب ،دار صادر بیروت، س۔ن ،ج۹، ص۱۴۵
Ibn manzoor, Muhammad bin mukarram bin ali, abu al fazal, lisaan ul arab, dar sader barot, y.n, vol3, p 145

41۔ شبلی نعمانی،سید سلیمان ندوی، سیرت النبیﷺ، محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب کراچی ،س۔ن، ج ۴،ص ۱۵۶
Shebli numani, sayad sulaiman nadvi, seerat ul nabi , Muhammad saeed and sans tajraan kutab Karachi, y.n, vol4: p 156

42 ۔الشوریٰ ۳۰:۴۲/ Al-Shura,42:30

43 ۔ترمذی، کتاب البر والصلۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب مَا جَاءَ فِي خُلُقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم،حدیث ٢٠١٦
Trmazi, hadith 2016

44۔ سلیمان منصورپوری،قاضی محمد سلمان،رحمۃ للعالمین،ج۱،ص ۴۲
Sulaiman mansoor pori, qazi Muhammad sulmaan, rahmatullil alameen, vol:1, p 42

45 ۔مومن ۲۸:۴۰/ Mumin 40: 28

46۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، كِتَاب فَضَائِلِ الصحابة،حدیث ٣٦٧٨
Bukhari,Muhammad bin ismaeil, hadith 3678

47 ۔بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، ،حدیث٣٦٣٩
Bukhari,Muhammad din ismaeail,hadith3231; Muslim, hadith 4649

48 ۔المنجد،ص ۷۴۹/ Al.munjid, p749

49 ۔الانفطار ۶:۸۲/ Al.infataar82: 6

50 ۔ ترمذی،محمد بن عیسیٰ، الجامع الترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب فِي فَضْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،حدیث٣٦١٠
Trmazi, Muhammad bin easa, hadith 3610

51 ۔ترمذی،محمد بن عیسیٰ، الجامع الترمذی، کتاب الأدب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب مَا جَاءَ فِي النَّظَافَةِ،حدیث ٢٧٩٩
Termazi, Muhammad bin easa, jamia termazi, hadith 2799

52 المدثر ۴:۷۴/ Al.mudassir74: 4

53 ۔النور ۲۶:۲۴/ Al. noor24: 26
54 النور۲۴: ۱۱-۲۰/ Al.noor24: 20-11
55 ۔بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، كِتَاب الْمَنَاقِبِ، بَابُ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،حدیث ۳۵۵۷

Bukhari, Muhammad bin ismaeil, al jamia al sahi, hadith 3557

56۔ مسلم بن حجاج قشیری،صحیح مسلم، كِتَاب الْفَضَائِلِ، ،حدیث ۵۹۳۸

Muslim bin hijaj qushari, sahi muslim, hadith 5938

57 ۔السیوطی، أبو الفضل جلال الدین عبد الرحمن أبي بكر،الخصائص الکبری،دار الکتب العلمیة بیروت، ۱۴۰۵ھ - ۱۹۸۵ء،ج۱،ص ۶۷

Al.seuoti, abu al fazal jalalul din abdul rehmanabi bakar, al khasesul kubra, dar al kutab al elmia barot 1405h, vol:1, p67

58 ۔الانعام۶:۵۱/ Al.inaam6: 51
59 ۔مسلم بن حجاج قشیری،صحیح مسلم،كِتَاب الْفَضَائِلِ، باب تَفْضِيلِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَمِيعِ الْخَلَائِقِ،حدیث ۵۹۳۰؛

Muslim bin hjaj qushari, sahi muslim,hadith 15940

60۔ الاسراء ۷۹:۱۷/ Al.isra71: 79
61 ۔الألباني، أبو عبد الرحمن محمد ناصر الدين،سلسلة الأحاديث الصحيحة وشيء من فقهها وفوائدها،مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض،س-ن، ج۵،ص ۴۸۴

Alalbani,abu abdul rehman Muhammad nasir ul din, maktaba almarif lil nashr wal tozi, alrayaz, y.n,vol5, p484

62 ۔البقرہ ۲۵:۲/ Al.bakra2: 25
63 ۔مریم ۹۷:۱۹/ Maryam19: 97
64 ۔ترمذی،محمد بن عیسیٰ، الجامع الترمذی،کتاب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ،حدیث ۳۷۱۰

Trmazi, Muhammad bin esa, al jamia termzi,hadith 3710

بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، كِتَاب الْوَصَايَا، بَابُ إِذَا وَقَفَ أَرْضًا أَوْ بِئْرًا وَاشْتَرَطَ لِنَفْسِهِ مِثْلَ دِلاَءِ الْمُسْلِمِينَ،حدیث ۲۷۷۸

Bukhari, Muhammad bin ismaeil,al jamia al sahi, hadith 2778

65 ۔البقرہ۲: ۱۱۹/ Al.bakra2;119
66 ۔بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، كِتَاب تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ،بَابُ قَوْلِهِ: {إِنْ هُوَ إِلاَّ نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ}،حدیث ۴۸۰۱

Bukhari, Muhammad bin Ismael, al jaomia al sahi, hadith4801

67 ۔الشعراء ۲۱۴:۲۶/ Al.shuera62: 214
68 ۔مسلم ، مسلم بن حجاج قشیری،صحیح مسلم،كِتَاب الْفَضَائِلِ، ،حدیث۵۹۵۴

Muslim,muslim bin hijaj qushari, sahi muslim, hadith 5954

69۔ الاحزاب ۲۲:۳۳/ Al.ahzab33: 22
70 ۔الزمر ۳۳:۳۹/ Al.zamr39: 33
71 ۔مبارکپوری ،صفی الرحمٰن، مولانا، الرحیق المختوم، ص ۱۱۴

Mubarik pori, safi ur rehman, mulana, al raheekul makhtoom,p 114

72 ۔مسلم بن حجاج قشیری،صحیح مسلم، كِتَاب الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ ،حدیث ۴۶۰۷

Muslim bin hijaj qushari, sahi muslim, hadith 4607

73 ۔المنجد، ص ۳۷/ Almunjid, p37
74 ۔الحشر ۲۳:۵۹/ Al,hashr59: 23
75 ۔ قاضی عیاض،الشفاء بتعریف الحقوق المصطفےٰ ﷺ،ج۱،ص۲۷۰

Qazi ayaz, alshefa ba tareef al haqooq al Mustafa, vol:1, p 270

76 ۔النور ۵۵:۲۴/ Al.noor24: 55
77 ۔بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، كِتَاب التَّوْحِيدِ، بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {تَعْرُجُ الْمَلاَئِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ}،حدیث ۷۴۳۲

Bukhari, Muhammad bin Ismael, al jamia al sahi, hadith 7432

78 ۔مسلم بن حجاج قشیری، صحیح مسلم،کتاب الجهاد والسير، باب فتح مكة،حدیث ۳۶۲۳

Muslim bin hijaj qushari, sahi muslim, hadith 4624
79 - مسلم بن حجاج قشیری،صحیح مسلم، كِتَاب فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ، حدیث ٦٣٦٦
Muslim bin hijaj qushari, sahi muslim, hadith 6466
80 -ال عمران٣:١٧٣/ Al.imran3: 173
81 -الفرقان ٢٥:٤٣/ Al.furqan65: 43
82-تہانوی، اشرف علی،مولانا، نشر الطیب ،ص ۴۰
Thanvi, ashraf ali, mulana, nashr al tayyab, p 40
83 -النور ٢۴:٣۵/ Al.noor24: 35
84 -التحریم۶۶:٨/ Al.tahreem66:8
85 -المائدہ۵: ١۵-١۶/ Al.maida5: 15-16
86 -تہانوی، اشرف علی،مولانا، نشر الطیب ،ص ١١
Thanv, ashraf ali, mulana, nashr al tayyab, p 11